ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ | بیادِ شہداء ختم نبوت ۱۹۵۳ء

اُن شہیدوں پہ لاکھوں سلام

نامرادانہ زیست کرتا تھا
میر کا طور یاد ہے ہم کو

فکر ونظر کی آوارگی، خیال کا فسق وفجور، آگہی ودانش کی دناست، سوچ کی لمحاتی خباثت اور قلبِ ناہموار کے بدکاری کے فیصلے......اسی کا نام سیکولرزم ہے۔ یا' یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ انفرادی اور اجتماعی عمل کی مکروہ تقسیم اور اس تقسیم کا دینی اعمال، دینی مزاج اور دینی اخلاقیات پر اطلاق، سیکولر ذہنیت، سیکولر رویّے اور سیکولر عمل کا ہدف ہے۔ بہرحال یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ سیکولرزم...... ہندو، سکھ، یہودی، عیسائی، بالمیکی، زرتشتی، بدھسٹ، پارسی، مرزائی غرض کہ تمام کفار و مشرکین کا پسندیدہ پیراہن ہے۔ انہی کفار ومشرکین کی پیروی کی وجہ سے جدید سیاسی جماعتیں بھی اپنا سلوگن سیکولرزم ہی بتاتی ہیں اور اسے پاکستان کی اجتماعیت وسلامتی کی ضمانت قرار دیتی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہی فرنگی کی فتح ہے کہ اس کا ایجاد کردہ ایک نظریہ مسلمانوں نے نہ صرف قبول کیا بلکہ اس کے ''اسلامی'' ہونے پر اصرار بھی کیا۔

بیسویں صدی کی تیسری چوتھی دہائی میں یہی فکری جنگ لڑی جا رہی تھی۔ سیکولر طبقہ کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ نے غیر مسلم طبقات کو اپنی جماعت کا نہ صرف رکن بنایا بلکہ ایک سکہ بند مرزائی ''سر ظفر اللہ خاں'' کو ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کا عہدیدار بنایا اور پاکستان بن جانے کے بعد پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا۔ پاکستان کا وزیر قانون ایک مشرک ''جوگندر ناتھ منڈل'' کو بنایا جو کہ مسلم لیگ کے الیکشنی اور منشوری وعدوں سے الگ تھلگ، متضاد اور متصادم تھا۔

مجلس احرار اسلام نے ظفر اللہ خان اور مرزا بشیر الدین محمود کی شیطانی چالوں کا اندازہ کر لیا اور ۱۹۴۹ء میں سیاسیات سے کنارہ کشی کر کے دین کی حفاظت، دینی تحفظات اور دینی حقوق کی طرف توجہ پھیر دی اور مرزائیت کے تعاقب پر ساری قوت لگا دی۔ ۵۲۔۱۹۵۱ء تو اخباری اور تقریری مہم پر صرف ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں عملی جدوجہد کا آغاز ہوا اور تحفظ ختم نبوت کے نامِ خوش نام سے اٹھنے والی تحریک' مالا کنڈ ایجنسی سے لے کر ساحل سمندر تک پھیل گئی۔ مارچ، اپریل، مئی...... تین مہینے تحریک تحفظ ختم نبوت کا جوبن تھا۔ تمام منفی قوتیں' دینی طاقت کے سامنے ہیچ ہو کر رہ گئیں اور لوگوں کی دینی محبت کو منہ پھاڑے تکتی رہ گئیں' پھر سیکولر اور لبرل عفریت اکٹھے ہوئے اور ''جنرل اعظم خان'' کی مکروہ قیادت پر متفق ہو گئے۔ اس نے ابن زیاد اور شمر کا کردار انجام دیتے ہوئے پورے پنجاب میں گولی اور گالی کو عام کر دیا اور ملکی تاریخ کا پہلا مارشل لاء لگا دیا۔ لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، راولپنڈی، ملتان اور میانوالی وغیرہ میں شیطانی ناچ ناچا گیا

بلکہ سیکولرزم کا ابلیس ننگا ہو کے ناچا اور سینکڑوں فدایان ختم نبوت خون میں نہلا دیئے گئے۔شہداءِ ختم نبوت کے خونِ ناحق سے مسجدیں، دفاتر، بازار، سڑکیں اور گلیاں لالہ زار ہوگئیں۔فوج کی نگرانی میں شہداء کو جلا کے ان کی راکھ چھانگا مانگا کی جھیل میں بہادی گئی۔کسی بیوہ اور کسی یتیم کا درد ٹیس بن کے ان سیکولر مُرداروں کے قلب تپاں میں نہ اٹھا۔راون کے تمام ساتھی پاکستان کی مساجد کی بے حرمتی کرتے رہے۔جوتوں سمیت مسجدوں میں گھس گئے۔انہوں نے قرآن کریم کو ٹھڈے مارے، حافظوں، قاریوں، مولویوں اور مذہبی عوام کی ڈاڑھیاں نوچیں، ان کے چہروں پہ تھوکا، مادرزاد برہنہ گالیاں بکیں اور کہا کہ تم سب انڈیا کے ایجنٹ ہو، تم پاکستان کے باغی ہو، سفاک سیکولرازم کے سفاک گماشتے' ختم نبوت کے نام لیواؤں کے گھروں میں گھس گئے، باعِصمت وعظمت خواتین کی بے حرمتی کی، فحش کلامی کی۔وہ کونسی گندگی ہے جو نہیں اچھالی گئی؟ وہ کونسی ناپاک حرکت ہے جو اُس وقت پاکستانی فوج اور پولیس سے سرزد نہیں ہوئی؟

آدمیت کے تھے قاتل آدمی
سر برہنہ بے اماں تھی زندگی

مجلس احرار اسلام کے دفاتر کے تالے توڑے گئے، انہیں لوٹا گیا، پچاس برس کا علمی، تاریخی ریکارڈ تباہ کیا گیا، صاف ستھرا کارآمد کاغذ ردّی میں بیچ دیا گیا، باقی ریکارڈ کو آگ لگادی گئی، احرار کا ترجمان روزنامہ ''آزاد'' بند کردیا گیا۔

ع......ظلم واستبداد تھا چاروں طرف

اور یہ سب کچھ اس پاکستان میں ہوا' جسے اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا، خلافت راشدہ قائم کرنے کے لیے جس سرزمین کو حاصل کیا گیا اور یہ اس جماعت کے مقتدر موذیوں نے کیا جس کا منشور قرآن تھا۔جو صرف اس لیے الگ سلطنت چاہتی تھی کہ اس کے بقول......''ہمارا سماجی سیاسی نظام ہندو سے الگ ہے، مسلمانوں کے رویّے اور قدریں ہندو کے رویّوں اور قدروں سے الگ ہیں۔

ہمارا کلچر ہندو کے کلچر سے الگ ہے''......مگر ہندو نے ہندوستان میں ختم نبوت کے نام لیواؤں کو یوں قتل نہیں کیا، ایسے تاراج نہیں کیا، ایسے نہیں لوٹا، ایسے نہیں جلایا اور مانگا جھیل میں ایسے نہیں بہایا...... یہ حساب ہم نے چکانا ہے' چاہے آخرت میں سہی!

انہی شہیدوں کے مرثیہ میں سیف الدین سیف نے لکھا تھا......

جو آئے تھے ختم نبوت میں کام
کہو ان شہیدوں پہ لاکھوں سلام

سلام' ان حق شناسوں، حق آگاہوں، حق پژوہوں کو' جنہوں نے جنگِ یمامہ میں شہید ہونے والے حق پرست صحابۂ رسول علیہم السلام کی ابدی سنت تازہ کی۔

سلام، ان وفا کیشوں کو، جنہوں نے محبتِ رسول میں سرمست وسرشار ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصبِ ختم نبوت کی حفاظت میں اپنی کڑیل جوانیوں کے نذرانے پیش کئے۔

سلام، اُن ابد بجاں جیالوں کو، جنہوں نے پاکستان کے طول وعرض میں خونِ دل دے کر محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کا چراغ جلایا۔

سلام، اُن رہروانِ جادۂ ابدی کو، جو فنا کے گھاٹ اتر کر بقاء دوام پا گئے۔

سلام، ان جری اور جیالوں کو، جن کی پامردی واستقلال اور ایثار وشہادت نے جبر واستبداد اور مکر وارتداد کے بندوں کو خونِ وفا کی جھیل میں ہمیشہ کے لیے غرق کر دیا۔

سلام، خوددار ماؤں کے ان سپوتوں کو، جن کی انمول قربانیوں نے مرزائیت کے تمرّد کو ذلت ورسوائی کے گڑھے میں دفن کر دیا۔

سلام، صد ہزار سلام، ان مقدس روحوں کو، جو آج بھی پکار پکار کے کہہ رہی ہیں........

کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

۶ مارچ...... یومِ شہداء تحریک تحفظ ختم نبوت (۱۹۵۳ء) ہے۔ انہی شہداء کی یاد میں، اس مہینے میں مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ملک کے مختلف شہروں میں ''شہداء ختم نبوت کانفرنسیں'' منعقد ہوتی ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ اب پھر مسلم لیگ کی حکومت ہے اور یہ حکمران چاہیں تو خون کے یہ داغ دھل سکتے ہیں......ورنہ

تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں

ماہانہ مجلس ذکر واصلاحی بیان

30 مارچ 2006ء
جمعرات بعد نماز مغرب

ابن امیر شریعت
حضرت پیر جی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

دارِ بنی ہاشم
مہربان کالونی ملتان

الداعی: سید محمد کفیل بخاری ناظم مدرسہ معمورہ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-4511961